ISLAMIC STUDIES/اسلامیات
Mock-1

پارٹ -2

سوال ۲

رزق حلال اور تقویٰ

خاکہ

رزق حلال عین عبادت
امت میں بہتر وہ جو تقویٰ میں بہتر
حلال رزق کی برکات

معاشرے کی ارتقاء

اخلاق کے لحاظ سے
کردار میں بہتری
امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا فروغ

رزق حلال عین عبادت۔

رزق حلال معاشرے کے ارتقاء کے لیے انتہائی ضروری ہے۔ اس کی مثال اس بیج کی سی ہے جو اگر صحیح لگایا جائے اور جو لگایا

جائے گا مستقبل میں ویسی ہی فصل یا درخت وجود میں آئے گا

حدیث مبارک ہے جس کا مفہوم ہے

رزق حلال کمانا عین عبادت ہے

رزق حلال کی اہمیت اسلام میں اس قدر ہے کہ اس کا اندازہ اس تلقین سے لگایا جا سکتا ہے جو حضور نبی کریم ﷺ مزدوروں سے کام لینے والوں کے لیے کر رہے ہیں۔

حدیث مبارک ہے

مزدور کی مزدوری اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے ادا کرو۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ حلال کمانے والے کی مزدوری اس کو وقت پر ادا کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔

رزق حلال کمانے سے معاشرے میں حرام کی کمائی کرنے والوں کو بری نظر سے دیکھا جاتا ہے اور اپنے لیے اور اپنے گھر والوں کا پیٹ پالنے کے لیے محنت کرنے اور حق حلال کی روزی کمانے والوں کو عبادت کا ثواب ملتا ہے۔

یعنی ایک تو گھر والوں کی ذمہ داری ادا کرنے کا ثواب دوسرا رزق کمانے میں جو محنت ہوئی اس کا بھی ثواب۔

"تم میں سے بہتر وہ ہے جو تقویٰ میں بہتر ہے"

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے ان لوگوں کو پسند کرتا ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں۔ اور جو زیادہ تقویٰ اختیار کرنے والا ہے وہ تم میں سے زیادہ بہتر ہے۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اسلام تقویٰ کو پسند کرتا ہے۔
تقویٰ اختیار کرنے والوں میں اللہ کا خوف ہوتا ہے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ اگر ان کو کوئی نہیں بھی دیکھ رہا تو وہ رب دیکھ رہا ہے جو ان کو گناہ کرنے سے روکے رکھتا ہے اور وہ اپنے رب کے فرمانبردار رہتے ہیں۔

حلال رزق کھانے والے لوگ

یہ لوگ کبھی کسی کا حق نہیں کھاتے کسی کے ساتھ بے ایمانی اور غلط کام نہیں کرتے۔ کسی کو نقصان نہیں پہنچاتے۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ یہ سب کرنے سے ان کا حلال رزق حرام میں تبدیل ہو سکتا ہے۔ اور وہ کبھی بھی اس قسم کی حرکت نہیں کرتے۔

معاشرے کی ارتقا

اخلاق

جو لوگ حلال رزق کھاتے ہیں اور تقویٰ اختیار کرتے ہیں ان کے اخلاق بھی اچھے ہوتے ہیں اور اس سے معاشرے کی ارتقا ہوتی ہے۔ لوگوں کا آپس میں روابط بہتری کی طرف جاتا ہے۔

حضورؐ نے فرمایا

"تم میں سے بہتر وہ ہے، جو تم میں اخلاق میں بہتر ہے۔"

کردار

حلال رزق اور تقویٰ اختیار کرنے والے انسان کا کردار بھی بہترین ہوتا ہے کیونکہ وہ کسی کے ساتھ غلط نہیں کرتا اور اپنا کام بھی ایمانداری سے انجام دیتا ہے جس سے معاشرے میں مثبت تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں

امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا فروغ

امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا فروغ بھی اس معاشرے میں ہوتا ہے جہاں حلال رزق کھاتے ہوں اور تقویٰ اختیار کرتے ہوں۔

کیونکہ ایسے لوگ ہی دوسروں کو غلط کرنے سے روک سکتے ہیں اور اچھائی کی دعوت دے سکتے ہیں۔ کیونکہ جب وہ خود غلط کام نہیں کرتے تو ہی وہ دوسروں کو غلط کام سے روک سکتے ہیں اور اچھائی کی دعوت دے سکتے ہیں۔

سوال نمبر ۴

عقیدہ توحید اور انسانی زندگی پر اہمیت

خاکہ: توحید

تعریف
حوالے توحید کے اور ان کا تفصیلی جائزہ
شرک سب سے بڑا گناہ

انسانی زندگی پر اہمیت

اللہ کا خوف دل میں
نیک نیتی اختیار کرنا
اخلاق و کردار کا سنورنا
تعلق کا معیار اللہ کے لیے
نیکی کے صلہ کی امید اللہ سے رکھنا

توحید

تعریف

توحید سے مراد اللہ پر ایمان لانا اور اس کو اپنا رب ماننا اور کسی کو اس کے ساتھ شریک

نہ کرنا اور تمام جہانوں کا مالک اور بادشاہ
صرف اسی کی ذات کو سمجھنا۔

حوالہ جات اور تفصیلی جائزہ

قل ھو اللہ احدۃ اللہ الصمد ۃ لم یلد ولم یولدہ
ولم یا قل اللہ کفوا احدۃ

ترجمہ: "وہ ایک ہے۔ وہ بے نیاز ہے۔ نہ وہ کسی
کا بیٹا ہے اور نہ اس کا کوئی بیٹا ہے۔ اور
وہ ہی تمام جہانوں کا مالک ہے"

اور سورۃ اخلاص بیان فرمائی گئی ہے جس
میں رب باری تعالیٰ اپنی توحید کی گواہی
خود دے رہا ہے اور فرما رہا ہے کہ وہ اکیلا
اس تمام کائنات کا مالک اور رب ہے
اور اس کے ساتھ کوئی شریک نہیں اور
نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی
اولاد۔

اس سے ایک بات اور واضح ہو جاتی ہے
جو جھوٹ یہود و نصاریٰ اس رب کی پاک
ذات کے ساتھ منسوب کرتے ہیں کہ حضرت
عزیر اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام
اس کے بیٹے ہے وہ سراسر جھوٹ اور
دھوکہ بازی کے سوا کچھ بھی نہیں۔

اِنَّ اللّٰہ علی کل شیءٍ قدیر

ترجمہ: بے شک وہ ہر چیز پر قادر ہے"

اس آیت میں اللّٰہ تعالیٰ فرما رہا ہے کہ وہ ہر چیز پر قادر ہے اور وہی ہے جو چاہے تو تمہیں عطا کر دے اور چاہے تو تم سے چھین لے۔ اس جیسا نہ کوئی ہے اور نہ کوئی ہو سکتا ہے۔ وہ اکیلا تمام طاقت کا سرچشمہ ہے۔ اس لیے انسان کو اسی کی پیروی کرنی چاہیے اور اسی سے مدد مانگنی چاہیے۔

اللّٰہ تعالیٰ فرماتا ہے

اگر میں تمہیں کچھ عطا کرنے کا ارادہ کر لوں تو ساری دنیا مل کر بھی مجھے تمہیں عطا کرنے سے روک نہیں سکتی اور اگر میں تم سے کچھ چھین لوں تو ساری دنیا مل کر بھی وہ تمہیں وہ عطا نہیں کر سکتی

شرک سب سے بڑا گناہ

اللّٰہ تعالیٰ نے شرک کو سب سے بڑا گناہ قرار دیا ہے اور اس بارے میں فرمایا ہے

"شرک سب سے بڑا ظلم ہے"

یعنی اس کی وحدانیت اور توحید کے خلاف دوسرے خداؤں کو ماننا شرک ہے اور بہت بڑا ظلم ہے اور حضورؐ فرماتے ہیں جس کا مفہوم ہے

اللہ اپنی وحدانیت کے حوالے سے بہت غیرت مند ہے۔

یعنی وہ کسی دوسرے کو اپنی برابری کا حق نہیں دیتا۔

انسانی زندگی میں اہمیت

دل میں اللہ کا خوف توحید پر یقین کرنے والے کے دل میں اللہ کا خوف ہوتا جو اسے برائی سے روکتا ہے اور اس کی اور اس کے آس پاس رہنے والے لوگوں کی زندگی پر مثبت اثرات چھوڑتا ہے

نیک نیتی

انسان نیک نیتی سے کام کرتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ حضورؐ نے فرمایا

"اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے"

کیونکہ وہ اس رب کا ماننے والا اور اس کی توحید کا اقرار کرتا ہے تو اس سے اس کی زندگی میں ہر کام نیک نیتی سے کرنا معمول بنا لیتا ہے۔

اخلاق و کردار سنورنا

توحید پر یقین رکھنے والے کے اخلاق و کردار سنورنا شروع ہو جاتے ہیں کیونکہ

وہ جس پر ایمان رکھتا ہے اس کے احکام
بھی مانتا ہے۔

تعلق کا معیار

توحید کے ماننے والے کے دوسرے لوگوں سے اچھے اور برے روے کا معیار اس رب کے حکم کے مطابق ہوتا ہے۔ وہ کسی سے اچھائی یا بغض رکھتا یا کرتا ہے تو اللہ کے لیے کرتا ہے نہ کہ اپنی ذات کے لیے۔

صلہ کی امید اللہ سے

ایسے شخص کو صلہ کی امید صرف اللہ سے ہوتی ہے اور وہ انسانوں سے اپنی اچھائی کا بدلہ نہیں امید رکھتا۔

سوال نمبر ۵

اسلام میں عورت کے حقوق اور عزت اور عظمت عطا کرنا

خاکہ

پس منظر اسلام سے پہلے عرب
اسلام آنے کے بعد عرب
ماں کی صورت میں عزت اور عظمت
بیٹی کے حقوق اور عزت
بیوی کے حقوق
بہن کے حقوق

پس منظر اسلام سے پہلے عرب

عرب میں اسلام کے آنے سے پہلے دور جہالت میں لوگ اپنی بیٹیوں کو زندہ دفن کر دیتے تھے۔ اس کے آنے کے بعد عورتوں کو عزت ملی۔ بیٹیوں کو زندہ دفن کرنے کو حرام اور انتہائی نا پسند کیا گیا۔

اسلام سے پہلے زناکاری کھلے عام ہوا کرتی تھی۔ عرب میں اسلام نے آ کر اس کی روک تھام کی اور اس کو حرام اور گناہ کبیرہ قرار دیا۔

عرب معاشرے میں عورتوں کو کسی فیصلے یا معاملے میں بولنے کا حق نہیں ہوتا تھا۔ ان کے پاس اپنی مرضی سے شادی کرنے کا حق نہیں تھا۔ عورتوں کو پڑھانے کا رواج بھی نہیں تھا۔ ذات پات اور خاندان کی بنیاد پر عورتوں کی عزت اور اہمیت متعین کی جاتی تھی۔ عورتوں کا کاروبار یا باہر مردوں کے شانہ بشانہ کام کرنا معیوب سمجھا جاتا تھا۔

اسلام کے آنے کے بعد

جب اسلام نے عرب کی جہالت بھری قوم میں اپنا نور پھیلایا تو اس نے ساتھ ہی عورتوں کو بھی حقوق عطا فرمائے۔ بچیوں کے زندہ دفن کرنے کی رسم کو دفن کیا۔ زناکاری سے روکا اور عزت سے جینے کی ترغیب دی۔ عورتوں کو مردوں کے شانہ بشانہ کھڑا کیا۔ ان کو ماں، بہن، بیٹی، بہو اور دوسرے رشتوں کی صورت میں عزت عطا فرمائی اور مردوں کے معاشرے میں عورت کو عزت عطا فرمائی۔ عورتوں کو تعلیم دینے اور کاروبار کرنے اور اپنی مرضی سے شادی کرنے کی کھلی اجازت دی گئی۔

ماں کے حقوق اور عزت و عظمت

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جس کا مفہوم ہے

جن گناہوں کی معافی نہیں ہوگی اس میں سے ایک ماں باپ کی نافرمانی بھی ہے۔

حضور ﷺ نے ماں کے حقوق ادا کرنا اولاد پر فرض قرار دیا ہے اور اولاد چاہے جو مرضی کر لے ماں کے حقوق ادا نہیں کر سکتی۔

ایک دفعہ ایک بدو حضور کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ میں نے اپنی ماں کو اپنے کندھوں پر بٹھا کر حج کروایا ہے تو کیا میں نے اپنی ماں کا حق ادا کر دیا تو حضور ﷺ نے فرمایا تم نے تو ابھی اس ایک رات کا حق بھی ادا نہیں کیا جب اس نے تمہیں گیلے بستر سے ہٹا کر خود کو گیلے بستر پر لٹا دیا تھا۔

بیٹی کے حقوق:

حضور ﷺ نے بیٹیوں کے حقوق کے بارے میں سختی سے عمل درآمد کرنے کو کہا اور فرمایا کہ بیٹیوں کو وراثت میں ۱/۲ حصہ مقرر کر دیا جائے اور جو کوئی ایسا نہیں کرے گا وہ گناہگار ہوگا۔ آپ ﷺ حضرت فاطمہ جب

تو اپنی جگہ سے اٹھ کر ان کو جگہ دیتے۔

آپ ﷺ کے پاس جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کا رشتہ آیا تو آپ ﷺ نے کہا کہ میں فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھ کر پھر بتاؤں گا۔

بیوی کے حقوق:

آپ ﷺ نے فرمایا قیامت والے دن حقوق العباد میں سب سے پہلے جس کے بارے میں سوال ہوگا وہ تمہاری بیویوں کے متعلق ہوگا۔

سوال نمبر ۷

مذہبی انتہا پسندی اور سیاسی انتہا پسندی انسانی حقوق دبانے اور اسلاموفوبیا کا نتیجہ

خاکہ

مذہبی اور سیاسی انتہا پسندی
انسانی حقوق غصب کرنا
اپنے ہی نظریے کے ناشعور لوگوں کو منظر سے غائب کرنا
اسلاموفوبیا

مذہبی و سیاسی انتہا پسندی:

مذہبی اور سیاسی انتہا پسندی اصل میں ایک تصویر کے ہی دو قدر مشترک رخ ہیں ۔ دنیا میں جہاں مذہبی رنگ غالب ہو وہاں پر مذہب کا نام استعمال کر کے اپنے ذاتی مقاصد کا حصول مذہبی انتہا پسندی ہے۔

دوسری طرف سیاسی درجہ حرارت کو اپنے مفادات کے لیے استعمال کر کے اس کو سیاسی انتہا پسندی کی طرف لے جانا بھی اس کی دوسری قسم ہے۔

انسانی حقوق غصب کرنا:

انسانی حقوق کو غصب کرنا اصل میں اپنی طاقت کو بڑھانا اور اپنا قانون نافذ کرنا یہ سب انتہا پسندی ہے۔ جہاں لوگوں کو بنیادی حقوق سے محروم کر کے ان کو مذہب یا سیاست کے ایجنڈے کے پیچھے لگا کر ان کے حقوق غصب کرنا اور ان کو دبانا مقصد ہو اور اصل میں اپنی حکومت اور طاقت اور اقتدار حاصل کرنا مقصد ہو وہاں پر آزاد سوچ والے انسان ویسے ہی خطرناک ہوتے ہیں۔ اس لیے وہ بنیادی حقوق غصب کرنا اور دبانا شروع کر دیتے ہیں تاکہ ان کی اصلیت دنیا کے سامنے نہ آ جائے۔ اس سب میں وہ

یہ بھی نہیں سوچتے چاہے کسی کی ناحق
کی آجان ہی کیوں نہ لینی پڑے

جس نے کسی ایک انسان کا ناحق قتل کیا گویا اس نے پوری انسانیت کا قتل کیا۔

اپنے ہی نظریے کے باشعور لوگوں کو منظر سے غائب کرنا

اس سب کے دوران جو لوگ ان کے اصل مقاصد
سے آشنا ہو جاتیں اور ان کو سمجھ آ جائے کہ
وہ بھٹک کر غلط راستے پر نکل پڑے ہیں
ان کو منظر سے غائب کر دیا جاتا ہے۔

اسلاموفوبیا:

پچھلے کچھ عرصے میں اسلام
کو انتہا پسندی کے ساتھ جوڑ جانے لگا ہے۔
مغربی اقوام نے اسلام کو بدنام کرنے کے
لیے وہ گروہ جو خود کو نام نہاد اسلام
کے نجات دہندہ بتاتے ہیں ان کو اسلام
کا اصل چہرہ دکھانا شروع کر دیا ہے حالانکہ
ان لوگوں کا اسلام سے دور دور تک کوئی
تعلق نہیں ہے۔ نہ کوئی دوسرا مذہب اور
نہ اسلام ظلم، جبر اور زیادتی کا درس
دیتا ہے اور یہ لوگ اسلام کا نام استعمال
کر کے اس کو بدنام کر رہے ہیں۔